السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ا تعالیٰ نے جب سب کچھ لکھ دیا ہے کہ انسان دُنیا میں جا کر یہ کام کرے گا۔ نیک بخت ہوگا یا بد بخت 'جنتی ہوگا یا جہنمی ۔ تو ہمارا کیا قصور ہے جب کوئی کسی کے مقدر میںلکھا ہے تو اُسے پھر سزا کیوں دی جائے گی؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسئلہ تقدیر اِن مسائل میں سے ہے جن کے متعلق بحث و تمحیص کرنا شرعاً منع ہے کیونکہ اِس کے متعلق بحث و تکرار سے اَجر کی محرومی 'بد عملی اور ضلالت کے سوا کچھ نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے :

''آپؐ اپنے اصحاب پر اِس حالت میں نکلے کہ وہ مسئلہ تقدیر پر بحث کر رہے تھے ، آپؐ یہ دیکھ کر اِس قدر غصّے میں آگئے معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کے چہرے پہ انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا : کیا تم اِس کا حکم دیئے گئے ہو یا تم اِس کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو؟ا کے قرآن کی بعض کے ساتھ ٹکراتے ہو؟ اِسی وجہ سے پہلی اُمتیں ہلاک ہوگئیں۔'' (ابن ماجہ (۸۵) ۱/۲۳ مصنف عبد الرزاق (۲۰۳۲۷) ۱۱/۲۱۶'مسند احمد ۲/۱۷۸'۱۸۵'۱۹۵)

ا تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے اندر کئی مقامات پر بیان کیا ہے کہ ہم نے خیر وشر دونوں کا راستہ دکھا دیا ہے اور اسے اختیار دیا ہے کہ جس راستے کو چاہے اختیار کرلے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

''ہم نے اُس کو راستہ دکھا دیا ہے خواہ وہ شکرگزار بنے یا ناشکرا۔'' (الدھر : ۳)

ایک اور مقام پر فرمایا :

''ہم نے اُسے دونوں راستے دکھا دیئے۔'' (البلد : ۱۰)

اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ا تعالیٰ نے انسان کو خیر و شر کے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں اور اُسے عقل و شعور دیا ہے کہ اپنے لیے اِن دونوں راستوں میں سے جو صحیح راستہ ہے اختیار کرلے۔ اگر انسان سیدھے یعنی خیر و برکت والے راستے کو اختیار کرے گا جہنم کے دردناک عذاب سے اپنے آپ کو بچالے گا اور اگر راہِ راست کو ترک کرکے ضلالت و گمراہی اور شیطانی راہ پر گامزن ہوگا تو جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔ ا تعالیٰ نے جو تقدیر لکھی ہے اُس نے اپنے عِلم کی بنیاد پر لکھی کیونکہ ا تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں وہ ہر شخص کے متعلق تمام معلومات رکھتا ہے۔ اُس کو معلوم ہے کہ انسان دنیا میں کیسے رہے گا؟ کیا کرے گا؟ اُس کا انجام کیا ہوگا؟ اِس لیے اپنے عِلم کے ذریعے سب کچھ پہلے ہی لکھ دیا ہے کیونکہ اُس کا عِلم و اندازہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا اور تقدیر میں لکھی ہوئی اُس کی تمام باتیں ویسے ہی وقوع پذیر ہوں گی جس طرح اُس نے قلمبند کی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ ا کے کمالِ عِلم و احاطۂ کلی کا ذکر ہے۔ اِس میں یہ بات نہیں کہ انسان کو اُس نے اِن لکھی ہوئی باتوں پر مجبور کیا ہے۔
اِس لیے یہ بات کہنا صحیح نہیں ہوگی کہ زانی و شرابی ، چور وڈاکو وغیرہ جہنم میں کیوں جائیں گے؟ کیونکہ اُن کے مقدر میں ہی زنا کرنا ، شراب پینا ، چوری کرنا اور ڈاکے وغیرہ ڈالنا لکھا ہوا تھا۔ اِس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک اُستاد جو اپنے شاگردوں کی ذہنی و علمی صلاحیتوں اور اُن کے لکھنے پڑھنے سے دلچسپی و عدم دلچسپی سے اچھی طرح واقف ہے اپنے عِلم کی بنا پر کسی ذہین و محنتی طالب عِلم کے بارے میں اپنی ڈائری میں لکھ دے کہ یہ طالب عِلم اپنی کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کرے گا اور کسی شریر اور غبی و کند ذہن طالب عِلم کے بارے میں لکھ دے کہ وہ امتحان میں ناکام ہوگا اور کند ذہن و لائق طالب عِلم دونوں کو کلاس میں برابر محنت کرائے اور اکٹھا اُنہیں سمجھائے لیکن جب امتحان ہوا اور ذہین و لائق طالب عِلم اچھے نمبر حاصل کرکے اوّل پوزیشن حاصل کرلے اور کند ذہن طالب عِلم ناکام ہوجائے تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ لائق طالب عِلم اِس لیے کامیاب ہوا کہ استاد نے پہلے ہی اپنی ڈائری میں اُس کے متعلق لکھ دیا تھا کہ وہ اوّل پوزیشن حاصل کرلے گا اور کند ذہن اِس لیے فیل ہوا کہ اُس کے متعلق اُستاد نے پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ وہ فیل و ناکام ہوگا۔ لہٰذا اِس بے چارے کا کیا قصور اور گناہ ہے؟ یقینا سمجھدار انسان یہ نہیں کہے گا کہ اِس میں اُستاد کا قصور ہے۔ اِس لیے کہ اِس میں اُستاد کی غلطی نہیں کیونکہ وہ دونوں کو برابر سمجھتا رہا کہ امتحان قریب ہیں، محنت کرلو ورنہ فیل ہوجاؤ گے۔ اُستاد کی ہدایت کے مطابق لائق و ذہین طالب عِلم نے محنت کی اور نالائق و شریر طالب عِلم اپنی بُری عادات میں مشغول رہا اور اپنا وقت کھیل کود اور شرارتوں میں صرف کردیا۔
اِسی طرح ا تعالیٰ جس کا عِلم بلاشبہ پوری کائنات سے زیادہ اکمل و اتم ہے ، اُس سے کوئی چیز مخفی و پوشیدہ نہیں ، اُس نے کامل عِلم کی بناء پر ہر انسان کے دنیا میں آنے سے قبل ہی لکھ دیا ہے کہ یہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت ؟ جنتی ہوگا یا جہنمی ؟ مگر اِن سے اختیارات اور عقل و شعور سلب نہیں کرتا البتہ اُن کی راہنمائی کرتے ہوئے اچھے اور بُرے راستوں میں فرق اپنے انبیاء و رُسلؑ بھیج کر کرتا رہا ہے اور سلسلۂ نبوت ختم ہوجانے کے بعد ورثۃ الانبیاء صالح علماء کے ذریعے کائنات میں اُنہیں ایمان و اعتقاد اور اعمالِ صالحہ کی دعوت دیتا ہے۔ کفر و شرک ، معصیت اور گناہ سے منع کرتا ہے۔ جہنم کے عذاب اور حساب و کتاب اور قیامت کی ہولنا کیوں سے ڈرتا ہے۔ اِن تمام احکامات کے باوجود جب کافر اپنے کفر اور طغیان پر اڑا رہتا ہے ، فاسق اپنے فسق و فجور سے توبہ نہیں کرتا تو اُس کے اِن بڑے اعمال پر اگر ا تعالیٰ اُس کو سزا دے تو اِس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ یہ تو عین عدل و انصاف ہے ِس کے برخلاف نیک و بد اور کافر و مومن سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا عین ظلم و ناانصافی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ